سوال

(165)انگلیوں کے خلال کا حکم اور طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سنت مطہرہ میں انگلیوں کے خلال کا کیا حکم ہے اور اس کی کیفیت کیا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تو وضوء کرنے لگے تو مکمل کر اور انگلیوں کا خلال کر''۔ ترمذی (1/14)' ابوداؤد (1/29) ابن ماجہ (1/75) برقم (448)

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم وضوء کرو تو ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کر لیا کرو''۔ ترمذی (1/41) ابن ماجہ (1/75)

مستور بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ چھوٹی انگلی سے پاؤں کی انگلیوں کو ملا کر کرتے تھے۔ (ترمذی: 1/15) رقم (40) ابن ماجہ رقم (446)

طبرانی معجم میں علاء ابن کثیر سے روایت لاتے ہیں' وہ مکحول سے روایت کرتے ہیں' وہ واثلہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے پانی کے ساتھ انگلیوں کا خلال نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کا خلال آگ سے کریں گے''۔(نصب الرایہ: 1/26-27)

ابن ابی شیبہ (1/11) میں مصعب بن سعد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایسی قوم کے پاس سے گزرے جو وضوء کر رہے تھے تو آپ نے انہیں کہا: خلال کرو۔

اور اسی طرح ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے وہ کہتے ہیں: ''آدمی کو اپنی انگلیوں کو خوب پانی پہنچانا چاہیے نہیں تو انہیں آگ پہنچائی جائے گی''۔

اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں: ''وضوء میں انگلیوں کا خلال کرو اس سے پہلے کہ آگ سے ان کا خلال کرایا جائے''۔

شوکانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے نیل الاوطار (1/191) میں کہا ہے "کہ اس باب کی احادیث ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے خلال کی مشروعیت پر دلالت کرتی ہیں' یہ احادیث باہم تقویت پا کر وجوب ثابت کرنے کے قابل ہیں خاصکر لقیط بن صبرہ کی حدیث''۔

احادیث میں خلال کے وجوب کی تصریح ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل سے ثابت ہے اور اسمیں کوئی فرق نہیں کہ خلال کے بغیر پانی کا پہنچنا ممکن ہے یا نہیں۔ اور ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں میں بھی کوئی فرق نہیں۔ تو صرف پاؤں کی انگلیوں کے ساتھ مقید کرنے یا پانی کے پہنچنے کے عدم امکان کے ساتھ مقید کرنے کی کوئی دلیل نہیں۔

اور سبل السلام (1/48) میں ہے: ''لقیط کی حدیث انگلیوں کے خلال کے وجوب کی دلیل ہے''۔ مراجعہ کریں تمام المنہ ص (93) مبارکفوری رحمہ اللہ تعالی نے تحفۃ الاحوذی (1/49) میں وجوب کو ترجیح دی ہے۔

اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے خلال کرے اور سب سے نچلی انگلی سے شروع کرے' خلال کے بائیں ہاتھ سے ہونے کی صراحت احادیث میں نہیں لیکن اسکا استدلال اس طرح کیا جا سکتا ہے کہ خلال بھی ازالہ نجاست کے قبیلے سے ہے اور ازالہ نجاست بائیں ہاتھ سے ہوتا ہے جیسے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے: ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بایاں ہاتھ قضائے حاجت میں استعمال کے لئے اور اسی طرح ازالہ گندگی کے لئے تھا''۔ اور یہ حدیث صحیح ہے۔

یہ تو پاؤں کی انگلیوں کے خلال کی کیفیت تھی۔ ہاتھ کی انگلیوں کا خلال جیسے چاہیں کر سکتے ہیں کیونکہ اسمیں کوئی قید وارد نہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص377

محدث فتویٰ